** پہلی محبت **

کسی محفل میں جب پہلی محبت کا سوال آیا
مَیں سر کو نوچنے بیٹھا انوکھا سا خیال آیا

مِری اپنی زباں سے آج یہ بھی داستاں سنیے
محبت کو کہاں ڈھونڈا مگر نکلی کہاں سنیے

متعدد منزلوں والی کوئی اونچی عمارت ہے
جہاں پہلے طبق پر آپ کی اپنی سکونت ہے

اِسی ادراک سے حاصل مجھے یہ راز ہوتا ہے
کہ انساں کی محبت کا یہیں آغاز ہوتا ہے

کسی بچے کا خالی چوسنی پر اکتفا کرنا
یا اپنے مُنہ میں انگوٹھے کو لیکر آسرا کرنا

مگر جب بھُوک چمکے آسماں سر پر اٹھا لینا
کہیں مصروف ہو اماں تو رو رو کر بلا لینا

Faqeer Sein

چپکنا ماں کے سینے سے تو پہلے مسکرا لینا
مگر پھر دودھ کا ہر گھونٹ ہر قطرہ چرا لینا
یہی پہلی محبت ہے

ہمارے ہاتھ میں اک جان ہے اک زندگانی ہے
اسے سنبھال کر رکھنا محبت کی نشانی ہے

صبح سے شام تک محنت سے روٹی کو کما لینا
ذرا کل کے لیے رکھنا ذرا سی آج کھا لینا

جہاں کچھ دن بسیرا ہو وہیں پر دل لگا لینا
سکوں کی نیند سو لینا صبح اُٹھ کر نہا لینا
یہی پہلی محبت ہے

جہاں رہنا وہاں حالات کی خیر و خبر رکھنا
سڑک کو پار کرنے میں ہر اک جانب نظر رکھنا

سفر کی ہر ضرورت شاملِ رختِ سفر رکھنا
بھٹکنے کے مواقع ہوں مگر سیدھی ڈگر رکھنا

دبا کر بات سینے میں تعلق کو بچا لینا
سبھی امکاں پرکھ لینا تو کوئی فیصلہ لینا
یہی پہلی محبت ہے

تو یہ پہلی محبت کا پتہ مجھ کو ملا کیسے
چلو یہ بھی بیاں کر دوں کہ یہ عقدہ کھلا کیسے

ہواؤں کے سفر میں آپ نے اعلاں سنا ہو گا
ایمر جنسی کی صورت میں طریقہ اس طرح ہو گا

اگر ہوں سیٹ سے باہر تو پھر اپنی جگہہ لیجے
جہاں پاؤں ٹکاتے ہیں اسے اوپر اٹھا لیجے

بنا کر سیٹ کو سیدھا کمر پیٹی لگا لیجے
نشستوں کے تلے رکھی ہوئی جیکٹ کو یوں لیکر

پھر اس کے بعد اسکو اسطرح تن پر چڑھا لیجے
دباؤ کم ہوا تو خود بخود ہی ماسک اتریں گے

انہیں یوں تھام کر مُنہ ناک سے ایسے ہوا لیجے
بتایا جائے تو سر دھڑ کو یوں آگے جھکا لیجے

مگر اِک بات اِس اعلان میں ہر بار ہوتی ہے
کہ خود محفوظ ہو جانے پہ اوروں کا پتا لیجے

جو اپنے آپ سے ہوتی ہے وہ پہلی محبت ہے

Faqeer Sein

جسے خود سے نہ ہو اُسکو بھلا اوروں سے کیا ہو گی
اگر ہو بھی گئی بے سود ہو گی بے صلہ ہو گی

محبت کے اصولوں میں یہ نقطہ خاص رہتا ہے
اگر خود سے محبت ہو تو پھر احساس رہتا ہے

کوئی کیوں کر ہے افسردہ یا محوِ یاس رہتا ہے
کہ جو اپنا نہیں بنتا وہ کس کے پاس رہتا ہے

یہ بنیاد محبت ہے

اگر پہلی محبت نہ رہے نقصان ہوتا ہے
کوئی بارُود میں لپٹا ہوا انسان ہوتا ہے

بھرے بازار میں پھٹ کر وہ خود قربان ہوتا ہے
اُسے بھی مار دیتا ہے کہ جو انجان ہوتا ہے

محبت ٹوٹ جاتی ہے

محبت ہُوبہُو اونچی عمارت کا نمونہ ہے
نہ کوئی علمِ راکٹ ہے نہ جادو ہے نہ ٹونہ ہے

اگر پہلی ہی منزل پر کوئی شعلے بپا کر دے
تو یہ ایسا عمل ہے جو عمارت کو تباہ کر دے

Faqeer Sein

دعا یہ ہے کہ دنیا میں کبھی ایسا خدا کر دے
کہ اِس اونچی عمارت سے سبھی کو آشنا کر دے

محبت پھیلتی جائے دلوں میں پیار بھر جائے
تو اس بگڑی ہوئی دنیا کی حالت بھی سدھر جائے

مسلسل غور پر سائیں یہی رمزِ نہاں نکلی
کہ یہ پہلی محبت بھی کہاں ڈھونڈی کہاں نکلی

Faqeer Sein